رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۸ رجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۹

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ زیر اشاعت میں ناساز رہی۔ آج نسبتاً آرام ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب نہایت درد دل سے سیدۃ النساء کی صحت کامل اور درازی عمر کے واسطے بالالتزام دعائیں کر کے ثواب حاصل کریں۔

(۳) جن خریداران فاروق کے اسماء گرامی گذشتہ فاروق میں لکھے گئے ہیں۔ ان میں سے جن دوستوں کی طرف سے اطلاع آئی یا چندہ وصول ہو گیا۔ باقی دوستوں کے نام اب وی پی ارسال ہو گا۔ وہ وصول فرمالیں۔ علاوہ ان کے مندرجہ ذیل احباب کے نام وی پی ہوں گے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے

	روپیہ		روپیہ
منشی نتھے خاں میل اوورسیر	۰-۰-۲	بابو عبدالعزیز صاحب دفتر اے ڈی ایس اینڈ ٹی	۰-۰-۴
قاضی علی محمد صاحب مدرس	۰-۰-۴		
عنایت اللہ صاحب نگلہ مجایہ	۰-۰-۲	منشی مشتاق احمد صاحب جموں	۰-۰-۴
منشی حاجی احمد صاحب مدرس	۰-۰-۲	مستری محمد یوسف صاحب سوداگر گھڑی	۰-۰-۳

ان سب کا چندہ بابتہ نمبر اول جس کا چندہ ۳۰ رجون کو ختم ہو چکا ہے۔ باقی خریداران کا چندہ ستمبر و اکتوبر میں ختم ہو چکا ہے۔ اگر آئندہ خریدار رہنا چاہیں۔ تو چندہ بھیجدیں۔ یا وی پی آئیگا اس کو وصول کریں۔ (مینجر فاروق)

نقل اعلان ناظر امور عامہ قادیان

مندرجہ اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

"سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بیکاری کے انسداد کیلئے جو تجاویز فرمائی تھیں ان میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجراء کی کوشش اور تحریک کیجائے ..... میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کیطرف توجہ کریں ..... وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ قادیان میں ..... ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جسمیں حسب ذیل اشیاء تیار کیجاتی ہیں:- (۱) صابن کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی برائے فونٹین پن (۶) لکھنے کی سیاہی (۷) دیگر لیمن خوشبودار

"سلک سوپ"	"انگور شنائی"	"سٹوٹائلٹ سوپ"
ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے دنیا کا بہترین صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۰۲/	سے بہتر فونٹین پن اور عام قلم سے لکھنے کیلئے دنیا میں کوئی سیاہی نہیں قیمت — پتھر کی بڑی بوتل ۱۴/ شیشے کی چھوٹی بوتل ۳/	نہانے کے لئے نہایت خوشبودار اور جلد کو ملائم کرنیوالا ایسا ہی صابن ہے قیمت فی ٹکیہ ۴/

بیرونی جماعتوں کو بھی قادیان سے منگوائیں تاکہ چاہیئے کہ وہ ان اشیاء کو ان صنعتوں کے جاری کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہوسکیں مینجر صاحب کارخانہ تجارت پیشہ اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کیجا سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض جگہوں کے احباب اپنی اپنی ضرورتوں کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوالیں پھر آپس میں تقسیم کرلیں۔ مینجر صاحب کارخانہ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجائے۔ مینجر کارخانہ سٹوسوپ

اینڈ پرفیومری کمپنی قادیان

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

بنگہ میں احمدیت کی شاندار فتح

مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ راکتوبر ۳۳ء کو بنگہ میں احمدیہ جماعت اور اہل سنت والجماعت کے درمیان عظیم الشان مناظرہ ہوا۔ جس میں جماعت جالندھر ضلع لدھیانہ اور ضلع ہوشیارپور کے احمدی احباب بہت کثرت سے شامل ہوئے تھے۔ اور قادیان دارالامان سے (۱) جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ (۲) مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل (۳) مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل (۴) مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل (۵) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے احباب قادیان دارالامان سے تشریف لائے تھے۔ اور تین دن تک بڑا عظیم الشان مناظرہ ہوا۔ جس میں حاضرین کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔ اور فریقین میں امن قائم رکھنے کے لئے جناب سب انسپکٹر صاحب تھانہ بنگہ نے اپنی خداداد قابلیت اور دانشمندی سے کام لیا۔ اس لئے جماعت احمدیہ ان اور ان کے ماتحتوں کا خاص طور سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ جزاہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ

غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڈی اور مولوی محمد صاحب وجوہا خورد مناظر تھے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی محمد سلیم صاحب مناظر تھے۔ دوران مناظرہ میں احمدیہ جماعت کے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور اخلاق فاضلہ اور تہذیب اور متانت اور شرافت کا پبلک پر خاص اثر تھا۔ اور غیر احمدی مناظر احمدیت کے دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے حواس باختہ ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ مناظرہ کے لئے پہلے دن بوقت صبح اور آخری دن بوقت شام ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔

۳۰ راکتوبر ۱۹۳۳ء کو مناظرہ کے آخری وقت میں اسٹیج پر کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل چار اشخاص نے اپنی بیعت کا اعلان کیا۔ احباب ان کی استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔

(۱) فضل الدین ولد لبھو تیلی ساکنہ سنتور ضلع ہوشیارپور
(۲) سلامت ولد ڈھیرو تیلی " "
(۳) کرم الٰہی ولد اللہ دتہ ارائیں ساکنہ ہاہل پور "
(۴) محمد یوسف ولد اللہ بخش زمیندار ساکنہ کنگنہ "

نیز جناب ناظر صاحب دعوۃ تبلیغ نے ۲۹ راکتوبر ۳۰ راکتوبر ۱۹۳۳ء کو بعد از نماز فجر جماعت احمدیہ کو جس میں ضلع جالندھر اور ضلع ہوشیارپور اور ضلع لدھیانہ کے انصار اللہ کثرت سے شامل تھے تبلیغ کے متعلق ہدایات فرمائیں۔ اور انجمنہائے انصار اللہ بنگہ۔ سڑوعہ کریام۔ کاٹھ گڑھ۔ نکودر۔ چھاؤنی جالندھر۔ لدھیانہ وغیرہ وغیرہ کے متعلق تبلیغی رجسٹروں کا معائنہ بھی فرمایا۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ تبلیغ کی تشریف آوری کی وجہ سے تمام انصار اللہ کے دلوں میں خصوصاً اور باقی احباب کے دلوں میں عموماً تبلیغ کا ایک خاص جوش موجزن ہو گیا ہے۔ جزاکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔

بالآخر تمام احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ غریب جماعت بنگہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کامل توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

طالب دعا احقر فضل الدین عفی اللہ عنہ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر۔

وصیت ۴۰۲۲

منکہ پیر محمد ولد امام الدین قوم تلفیار پیشہ دہی عمر قریباً ۳۴ سال تاریخ بیعت جون ۱۸۹۹ء سکنہ پیر کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۸/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان برائے مکان ۱۰ مرلہ قیمتی ماہ ۱۰۰ اساسۃ البیت برتن وغیرہ قیمتی ۵۰ روپیہ بھینس قیمتاً ۵۰ جملہ قیمتی ماہ ۱۵۰ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ششماہی آمد زمینداران پر ہے۔ جو کہ اس وقت قریباً دو صد روپیہ سالانہ ہے۔ پس تازیست اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

فقط مورخہ ۱۲ راگست ۱۹۳۳ء۔

گواہ شد: کاتب الحروف محمد عبدالعزیز احمدی انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔

العبد:۔ پیر محمد ولد امام الدین قوم تلفیار ساکنہ پیر کوٹ ضلع گجرانوالہ نشان انگوٹھہ۔

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ ولد پیر محمد صاحب ساکنہ پیر کوٹ

معلم مدرسہ احمدیہ بقلم خود:

وصیت ۳۹۷۵

سماۃ رضیہ بیگم زوجہ محمد فضل الحق بنت قاضی کرم الٰہی صاحب قوم جنجوعہ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۸/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر تیس روپیہ اور زیور نقد چار ہزار نو سو اڑسٹھ روپیہ ۴۹۶۸ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور جو روپیہ میں اپنی زندگی میں وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم

... محمد فضل الحق۔ گواہ شد۔ محمد فضل الحق خادم دفتر محاسب کالج لاہور ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان ۷ ردسمبر ۱۹۳۳ء

اظہار الدین و اتمام حجت علی المخالفین

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(اللہ اکبر ضربت الذلۃ علی الکل مخالفٍ)

اِشتہار

بنام جملہ پادری صاحبان و ہندو صاحبان

و

آریہ صاحبان و برہمو صاحبان و سکھ صاحبان

و

دہریہ صاحبان و نیچری صاحبان و غیرہ صاحبان

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسید الکونین محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ وملائکتہ والمومنون المقربون۔ اما بعد چونکہ اس زمانہ میں مذاہب مندرجہ عنوان تعلیم قرآن کے سخت مخالف ہیں۔ اور اکثر ان کے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو حق پر نہیں سمجھتے۔ اور قرآن شریف کو ربانی کلام تسلیم نہیں کرتے۔ اور ہمارے رسول کریم کو مفتری اور ہمارے صحیفہ پاک کتاب اللہ کو مجموعہ افترا قرار دیتے ہیں۔ اور ایک زمانہ دراز ہم میں ان میں مباحثات میں گذر گیا۔ اور کامل طور پر ان کے تمام الزامات کا جواب دے دیا گیا۔ اور جو ان کے مذاہب اور کتب پر الزامات عائد ہوتے ہیں۔ وہ شرطیں باندھ باندھکر ان کو سنائے گئے۔ اور ظاہر کر دیا گیا۔ کہ ان کے مذہبی اصول اور عقائد اور قوانین جو اسلام کے مخالف ہیں کیسے دور از صداقت اور جائے ننگ و عار ہیں۔ مگر پھر بھی ان صاحبوں نے حق کو قبول نہیں کیا۔ اور نہ اپنی شوخی اور بدزبانی کو چھوڑا۔ آخر ہم نے پورے پورے اتمام حجت کی غرض سے یہ اشتہار آج لکھا ہے جس کا مختصر مضمون ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

صاحبو! تمام اہل مذاہب جو جزا سزا کو مانتے ہیں۔ اور بقاء روح اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ اگرچہ صدہا باتوں میں مختلف ہیں۔ مگر اس کلمہ پر سب اتفاق رکھتے ہیں۔ جو خدا موجود ہے۔ اور یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ اسی خدا نے ہمیں یہ مذہب دیا ہے۔ اور اسی کی یہ ہدایت ہے۔ جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس کی مرضی پر چلنے والے اور اس کے پیارے بندے صرف ہم لوگ ہیں۔ اور باقی سب مورد غضب اور ضلالت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ سخت ناراض ہے۔ پس جبکہ ہر ایک کا دعویٰ ہے۔ کہ میری راہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے۔ اور مدار نجات اور قبولیت فقط یہی راہ ہے وبس۔ اور اسی راہ پر قدم مارنے سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ اور ایسوں سے ہی وہ پیار کرتا ہے۔ اور ایسوں کی ہی وہ اکثر اور اغلب طور پر باتیں مانتا ہے۔ اور دعائیں قبول کرتا ہے تو پھر فیصلہ نہایت آسان ہے۔ اور ہم اس کلمہ مذکورہ میں ہر ایک صاحب کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک بھی یہ سچ ہے۔ کہ سچے اور جھوٹے میں اسی دنیا میں کوئی ایسا مابہ الامتیاز قائم ہونا چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہو۔ یوں تو کوئی اپنی قوم کو دوسری قوموں سے خدا ترسی اور پرہیزگاری اور توحید اور عدل و انصاف اور دیگر اعمال صالحہ میں کم نہیں سمجھے گا پھر اس طور سے فیصلہ ہونا محال ہے۔ اگرچہ ہم کہتے ہیں کہ اسلام میں وہ قابل تعریف باتیں ایک بے نظیر کمال کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ جن سے اسلام کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً جیسے اسلام کی توحید۔ اسلام کے تقویٰ۔ اسلام کے قواعد۔ حفظان عفت۔ حفظان حقوق جو عملاً و اعتقاداً کروڑہا افراد میں موجود ہیں۔ اور اس کے مقابل پر جو کچھ ہمارے مخالفوں کی اعتقادی اور عملی حالت ہے۔ وہ ایسی شے ہے۔ جو کسی منصف سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن جب کہ تعصب درمیان ہے۔ تو اسلام کی ان خوبیوں کو کون قبول کر سکتا ہے۔ اور کون سن سکتا ہے۔ سو یہ طریق نظری ہے۔ اور نہایت بدیہی طریق جو دیہات کے ہل چلانے والے اور جنگلوں کے خانہ بدوش بھی اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس جنگ و جدل کے وقت میں جو تمام مذاہب میں ہو رہا ہے۔ اور اب کمال کو پہنچ گیا ہے۔ اسی سے مدد طلب کریں جس کی راہ میں یہ جنگ و جدل ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اور درحقیقت اسی کے بارے میں یہ سب لڑائیاں ہیں۔ تو بہتر ہے۔ کہ اسی سے فیصلہ چاہیں۔ اب واضح ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری یہ حالت ہے۔ کہ میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں۔ اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر آ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے۔ کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکیگا۔ اور اگر ہندو اور عیسائی وغیرہ اپنے باطل معبودوں سے دعا کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی ان کو وہ مرتبہ مل نہیں سکتا۔ اور وہ کلام الٰہی جو دوسرے ظنی طور پر اس کو مانتے ہیں۔ میں اس کو سن رہا ہوں۔ اور مجھے دکھلایا اور جتلایا گیا۔ اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ سب کچھ ببرکت پیروی حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ ملا ہے۔ اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں۔ کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے۔ خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے۔ اس کے لئے یہ خوب موقع ہے۔ جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امور غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا۔ تو میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اپنی تمام جائداد غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہوگی۔ اس کے حوالہ کر دوں گا۔ یا جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے۔ اسی طور سے تاوان ادا کرنے میں اس کو تسلی دوں گا۔ میرا خدا واحد شاہد ہے۔ کہ میں ہرگز فرق نہیں کروں گا۔ اگر سزائے موت بھی ہو۔ تو بدل وجان روا رکھتا ہوں۔ میں دل سے یہ کہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں سچ کہتا ہوں۔ اور اگر کسی کو شک ہو۔ اور میری اس تجویز پر اعتبار نہ ہو۔ تو وہ آپ ہی کوئی احسن تجویز تاوان کی پیش کرے میں اس کو قبول کر لوں گا۔ میں ہرگز عذر نہیں کروں گا۔ اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو بہتر ہے کہ کسی سخت سزا سے ہلاک ہو جاؤں۔ اور اگر میں سچا ہوں۔ کہ کوئی ہلاک شدہ میرے ہاتھ سے بچ جائے۔ اے حضرات پادری صاحبان جو اپنی قوم میں معزز اور ممتاز ہو۔ آپ لوگوں کو اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے۔ جو اس طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اگر آپ لوگوں کے دلوں میں ایک ذرہ اُس صادق انسان کی محبت ہے۔ جس کا نام عیسیٰ مسیح ہے۔ تو میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ضرور میرے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ آپ کو اس خدا کی قسم ہے۔ جس نے مسیح کو مریم صدیقہ کے پیٹ سے پیدا کیا۔ جس نے انجیل نازل کی۔ جس نے مسیح کو وفات دیکر پھر مُردوں میں نہیں رکھا۔ بلکہ اپنی زندہ جماعت ابراہیم اور موسیٰ اور یحییٰ اور دوسرے نبیوں کے ساتھ شامل کیا۔ . . . . . اور زندہ کر کے انہیں کے پاس آسمان پر بلا لیا۔ جو پہلے اس سے زندہ کئے گئے تھے۔ کہ آپ لوگ میرے مقابلہ کے لئے ضرور کھڑے ہو جائیں۔ اگر حق تمہارے ہی ساتھ ہے۔ اور سچ مچ مسیح خدا ہی ہے۔ تو پھر تمہاری فتح ہے اور اگر وہ خدا نہیں ہے۔ اور ایک عاجز اور ناتوان انسان ہے۔ اور حق اسلام میں ہے۔ تو خدا تعالیٰ میری سنے گا۔ اور میرے ہاتھ پر وہ امر ظاہر کر دیگا۔ جس پر آپ لوگ قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اور اگر آپ لوگ یہ کہیں۔ کہ ہم مقابلہ نہیں کرتے اور نہ ایسا مداروں کی نشانیاں ہم میں موجود ہیں۔ تو آؤ اسلام لانے کی شرط پر یکطرفہ خدا تعالیٰ کے کام دیکھو۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے جو نامی اور پیش رو اور اپنی قوم میں معزز شمار کئے جاتے ہیں۔ وہ سب یا ان میں سے کوئی ایک میرے مقابل پر آوے۔ اور اگر مقابلہ سے عاجز ہو۔ تو صرف اپنی طرف سے یہ وعدہ کر کے کہ میں کوئی ایسا کام دیکھکر جو انسان سے نہیں ہو سکتا۔ ایمان لے آؤں گا۔ اور اسلام قبول کروں گا۔ مجھ سے کسی نشان کے دیکھنے کی درخواست کریں۔ اور چاہیئے کہ اپنے وعدہ کو بہ ثبت شہادت بارہ کس عیسائی و مسلمان و ہندو یعنی چار عیسائی اور چار مسلمان اور چار ہندو موکد بہ قسم کر کے بطور اشتہار کے چھپوا دیں۔ اور ایک اشتہار مجھ کو بھی بھیجدیں۔ اور پھر اگر خدا تعالیٰ اعجوبہ قدرت ظاہر کرے۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ تو بلا توقف اسلام کو قبول کر لیویں۔ اگر قبول نہ کریں۔ تو پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ میں اپنے خدا سے چاہوں گا۔ کہ یا موت۔ اور اگر یہ دعا منظور نہ ہو۔ تو پھر بھی میں ہر یک تاوان کا جو تجویز کی جائے سزاوار ہوں گا۔ یہی شرط حضرات آریہ صاحبوں کی خدمت میں بھی ہے۔ کہ وہ اپنے وید کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور ہماری پاک کتاب کلام اللہ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ تو وہ مقابل پر آویں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ وہ مقابلہ کے وقت نہایت رسوا ہونگے۔ ان میں دہریت اور بے قیدی کی چالاکی سب سے زیادہ ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ان پر ثابت کر دیگا۔ کہ میں ہوں۔ اور اگر مقابلہ نہ کریں۔ تو یکطرفہ نشان بغیر کسی بے ہودہ شرط کے مجھ سے دیکھیں۔ اور میرے نشان کے منجانب اللہ ہونے کے لئے یہ کافی ہے۔ کہ اگر ایسا آریہ جس نے کوئی نشان دیکھا ہو۔ بلا توقف مسلمان نہ ہو جائے تو میں اس پر بددعا کروں گا۔ اگر وہ ایک سال تک جذام یا نابینائی یا موت کی بلا میں مبتلا نہ ہو۔ تو ہر یک سزا اٹھانے کے لئے میں تیار ہوں۔ اور باقی صاحبوں کے لئے بھی یہی شرائط ہیں۔ اور اگر اب بھی میری طرف منہ نہ کریں تو اُن پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو چکی۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۳۷۲)

المشتہر

خاکسار غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور"

غیر احمدی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

کرمہائے تو مارا کرد گستاخ کے مصداق

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

---

(۲) چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب نے پہلا قدم ہی غلط اٹھایا تھا۔ اور خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اسراف کی تہمت لگائی تھی۔ اور انتظام اپنے ہاتھ میں لینا چاہا تھا۔ اس لئے قدرت نے ان کا اندرونہ ظاہر کرنے کے لئے ان کو موقعہ دیا۔ اور انجمن کے اموال پر ایک طرح سے ان کو اقتدار حاصل ہو گیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے مولوی محمد علی صاحب سیکرٹری انجمن اور ایڈیٹر ریویو کو بھی اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی۔ بلکہ یوں کہو۔ کہ بنا لیا۔ اور ایڈیٹر اخبار وطن لاہور سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک فیصلہ کیا گیا۔ جس کے متعلق میں خواجہ صاحب کے اپنے خط میں سے جو انہوں نے ایڈیٹر وطن کے نام لکھا اقتباس درج کرتا ہوں:۔

"ہزارہا ناواقف مسلمان ہیں۔ جو شاعت اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی کو تیار ہیں۔ لیکن وہ متعصب علماء کے دھوکا میں آکر اس بات کو سمجھنے کے نا قابل ہیں۔ کہ ریویو آف ریلیجنز باوجود ایک حد تک احمدی مشن کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آرگن ہونے کے پھر بھی قابل قدردانی ہے۔ اس لئے وہ احمدی مشن سے اسے الگ کرنا چاہتے ہیں۔ بہر حال یہ ان کا خیال بہت حد تک قابل عزت ہے۔ دوسری طرف میرا ایمان ہے۔ کہ یہ مشن ریویو آف ریلیجنز کا محتاج نہیں ہوسکتا۔ اپنی صداقت خود بخود قائم کرلیگا۔ ہاں ریویو آف ریلیجنز اور اس کے کارپردازوں کے لئے یہ قابل ناز امر ضرور ہے۔ کہ انہیں اس سلسلہ کی خدمت کے لئے موقعہ ملا۔ اس لئے میں آپ سے اور آپ کے ہم رائے دوستوں سے اس حد تک تو متفق ہوں۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کو بلا لحاظ فرقہ شائع کیا جائے۔ اور کل مسلمان جو احمدی یا غیر احمدی ہوں اسے اپنا آرگن سمجھ کر اشاعت دین اسلام میں کوشش کریں۔ ایڈیٹر اور دیگر مدیران رسالہ ہذا کا فرض ہوگا۔ کہ آئندہ اس کے صفحات کو خاص دعاوی حضرت مرزا صاحب سے خالی رکھیں۔ اور ان مضامین سے انہیں آراستہ کریں۔ جو اسلام کے محبوب چہرے کو دنیا کی نگاہ میں محبوب کر دکھائیں۔ اب رہے ہمارے احمدی احباب جو اس بات پر مصر ہیں۔ کہ رسالہ موجودہ صورت میں رہے۔ اور ان کا حق ہے۔ کہ ہم ان کے اصرار کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ سو اُن کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے۔ اور دیگر کارکنان رسالہ و ایڈیٹر صاحب کو بھی ایک حد تک میں نے متفق کرلیا ہے۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کے علاوہ ایک ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کیا جائے۔ جو الگ سرورق کے ساتھ شائع ہو۔ اس کی قیمت ہی الگ ہو۔ اس میں جو مضامین احمدیہ مذاق کے مطابق ہوں۔ وہ شائع ہوا کریں۔ یہ ضمیمہ صرف احمدی احباب کے لئے شائع ہوگا۔ یا ان لوگوں کے لئے جو خود دعاوی حضرت مرزا صاحب سے آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ . . . الخ"

(خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب / قادیان)

(الحکم ۲۴ رفروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

اور مولوی محمد علی صاحب نے اس کے متعلق ایڈیٹر وطن کے نام لکھا۔ کہ :-

"جس روز آپ کا خط پہنچا۔ اس دن اتفاقاً میرے مکرم دوست خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور بھی اس جگہ موجود تھے۔ ان کے ذہن میں ایک ایسی تجویز آگئی جس پر میں اور یہاں کے دوسرے دوست راضی ہوگئے . . . . . اللہ تعالیٰ اس مصالحت سے مبارک نتیجہ پیدا کرے۔ (خادم محمد علی از قادیان)

(الحکم ۲۴ رفروری ۱۹۰۶ء صفحہ)

اس پر جماعت میں ایک شور پیدا ہوا۔ اور حضرت اقدس کے حضور میں عریضے آنے لگے۔ ایک عریضہ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ جسے مولوی محمد علی صاحب نے ایڈیٹر الحکم کے پاس شائع کرنے کے واسطے بھیجا۔ اور اپنا جواب بھی مختصراً لکھا ہے۔ وھوہذا

اپیل

"مکرمی شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ کے اس اپیل کو جو منسلک ہذا ہے شائع فرمادیں۔ کیونکہ شاید بہت دلوں میں ایسے خیالات ہوں۔ میرا جواب صرف یہ ہے۔ کہ جو کچھ میں نے کیا اپنی رائے سے نہیں کیا۔ والسلام۔ محمد علی"

اپیل بحضور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود

امام الزمان سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عریضہ بغرض توجہ حضور ارسال ہے۔ اگرچہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ لیکن امید ہے اس کو پڑھکر جواب سے معزز فرمایا جائیگا . . . . لیکن خاکسار کی یہ خوشی اسی وقت رنج سے بدل گئی۔ جب اس خط و کتابت کو سنا۔ اور وہ معاہدہ معلوم ہوا۔ جو اُن کے درمیان ہوا ہے۔ کہ گویا ریویو کو ہمارے امام صادق اور رسولِ برحق کی پاک تعلیم۔ الفاظ۔ خیالات۔ اعتقادات۔ الہامات سے علیحدہ کردیا گیا ہے۔ اور ہم کو جو فدائے مسیح موعود ہیں خوش کرنے یا بالفاظ دیگر آنسو پوچھنے کے واسطے ایک ضمیمہ شامل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ جس کی اشاعت ہم خادمان تک ہی محدود رہیگی۔ اس قدر معلوم ہونے کے بعد مجھ خاکسار کے لئے ماتم تھا۔ اور ہے۔ میں اپنی اس حالت کو ظاہر نہیں کرسکتا۔ جو یہ خبر سنکر ہوئی۔ خدا تعالیٰ جو دلوں کے راز سے واقف ہے خوب جانتا ہے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر یہ لوگ اس زمانہ کے رسول کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اس رسول پر نازل ہوتا ہے۔ چھوڑ دینگے۔ تو وہ اور کونسی باتیں ہیں۔ جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسلام کوئی دوسری چیز ہے۔ جو اس رسول سے علیحدہ ہو کوئی مل سکتا ہے۔ کیا احمدؐ سے علیحدہ ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ مل سکتا ہے۔ کیا احمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ فرق ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ کہ جس نے محمدؐ اور احمدؐ میں فرق جانا۔ اس نے ہرگز حضور کو نہیں پہچانا۔ اس کا زبان سے اقرار محض دھوکا ہے۔ جس نے احمدؐ کو چھوڑا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چھوڑا۔ وہ ہرگز ہرگز اخرین منھم لما یلحقوبھم کا مصداق نہیں۔ وہی احمد ہے۔ اور وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو اس وقت ہم میں موجود ہے۔ پھر جو احمدؐ کی تعلیم کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی اشاعت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ دراصل وہ ایک ہے۔ پھر کیا ایسا معاہدہ کرنے والے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانا چاہتے ہیں۔ . . . . . الخ"

خاکسار حبیب الرحمن از موضع حاجی پورہ ڈاک خانہ بھگواڑہ معروضہ ۲۸ رفروری ۱۹۰۶ء"

(الحکم ۱۰ رمارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اپیل کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں ہونا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کا اس کو شائع کرنے کے لئے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجنا اور ساتھ اپنی طرف سے بھی مختصراً جواب شائع کروانا حقیقتِ حال پر سے پردہ کو اٹھا رہا ہے۔ وہ یہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر اُن سے دریافت فرمایا۔ کہ بتاؤ میرا نام رسالہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکال کر تم کونسا اسلام پیش کروگے۔ آخر مولوی صاحب کو اس ارادہ سے دستکش ہونا پڑا۔ گو یہاں مجبوراً یہ جواب شائع کرایا۔ کہ "میں نے جو کچھ کیا اپنی رائے سے نہیں کیا۔" مگر اس سے قبل ۲۴ رفروری کے الحکم میں ایڈیٹر وطن کے نام لکھ چکے ہیں۔ کہ "جس روز آپ کا خط پہنچا۔ اس دن اتفاقاً میرے مکرم دوست خواجہ کمال الدین وکیل لاہور بھی اس جگہ موجود تھے۔ ان کے ذہن میں ایک ایسی تجویز آگئی۔ جس پر میں اور یہاں کے دوسرے دوست راضی ہوگئے۔ . . . . . اللہ تعالےٰ اس مصالحت سے مبارک نتیجہ پیدا کرے۔"

غرض یہ دوسرا حملہ تھا۔ جس سے خدا تعالےٰ نے سلسلہ کو محفوظ رکھا۔ اور وہ اشخاص جو پہلے حملہ کے وقت پردہ خفا میں تھے۔ اس موقعہ پر ان کا علم سب کو ہوگیا۔ مگر حملہ کا دفاع کرکے مومنانہ چشم پوشی سے کام لیا گیا۔

---

(۳) جماعت پر کلی قبضہ کرنے کی تیاریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت تو کرلی۔ مگر روپیہ ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے دل صاف نہ تھے۔ اس لئے اس کوشش میں لگ گئے۔ کہ جماعت کو ورغلا کر اپنے ہاتھ پر چڑھا لیا جائے۔ خلیفہ کی قدر گھٹا دی جائے اور من مانی کارروائی کی جائے۔

اس کے لئے واقعات ذیل شاہد ہیں (ا) جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء کی تقریریں (ا) مرزا یعقوب بیگ کی تقریر میں سے اقتباس "چوتھی بات یہ ہے۔ کہ کمیٹی خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس کے قوانین و ضوابط کی پابندی ضروری ہے" حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے احکام کی پابندی کے متعلق کوئی ہدایت نہیں۔

(ب) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا لیکچر "سوم صدر انجمن کی آرزو ہے۔ کہ ہم میں سے بعض ایسے احباب نکلیں۔ جو کہ واعظ بننے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ . . . . چہارم۔ صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ ہم بذریعہ اشتہاروں اور اخباروں کے ہر ایک اعتراض کا جو کہ اسلام پر کسی اخبار میں یا رسالہ میں خواہ کسی دنیا کے گوشہ میں ہوں جواب دیں۔ . . . . صدر انجمن کی رائے ہے۔ کہ اس تبلیغ اور اشاعت اسلام کو جو کہ پاک امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح شروع کی ہے جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک ایسی جماعت کی آئندہ کے لئے بنیاد رکھی جائے۔ جو کہ اس موجودہ جماعت کے گذر جانے کے بعد اس نیک کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکے . . . . میں بڑے عجز سے آپ سب صاحبان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور اپنی سب طاقتوں کو کیا قلمی کیا مالی اور کیا جانی کو اس مدعا کے حصول میں لگا دو۔ جو کہ متفقہ طور پر آپ اپنے سامنے رکھ لیں۔ اور جن کا خاکہ مختصر طور پر میں نے انجمن کی طرف سے آپ کے سامنے اوپر بیان کیا۔" (بدر ۱۴ رجنوری ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۲)

(ایک دفعہ بھی تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی ہدایت نہیں کی)

(ج) مولوی محمد علی صاحب نے انجمن کی رپورٹ سنائی "ایک قلمی تحریر حضرتِ اقدس کی پڑھی گئی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میرے بعد صدر انجمن احمدیہ کا ہر ایک فیصلہ قطعی ہوگا۔" (بدر ۲۴ر۳۱ر دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ کالم ۱)

(د) تقریر خواجہ کمال الدین صاحب "خیر اب یہ امام اس انجمن کو اپنا جانشین کر گیا ہے۔ . . . انجمن معتمدین کے متعلق دو کام ہیں۔ ایک تو چلتے کام کو چلانا اور ایک نئے کام شروع کرنا۔" (بدر ۲۴-۳۱ر دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۳ کالم ۱ و ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو بیعت لیتے وقت یہ الفاظ فرمائے تھے۔

"اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں۔ تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ . . . . یاد رکھو۔ کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس جماعت کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔"

(الحکم ۶ رجون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ کالم ۲ و ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ ان طبیعتوں سے واقف ہوتے ہوئے ہی فرمائے تھے۔ کیونکہ آپ انجمن کے پریذیڈنٹ رہ چکے تھے۔ اور سب کی طبائع کی کیفیت آپ کے سامنے تھی۔ اور جلسہ سالانہ کی تقریروں کے اقتباس ان کے اندرونی ارادوں کے ظاہر کرنے والے ہیں۔

(ہ) مگر جلسہ سالانہ کی تقریروں سے ان کو اطمینان نہیں ہو سکا۔ کہ جماعت کی توجہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہٹا کر معتمدین انجمن کی طرف پھر گئی ہے۔ اس لئے پھر خفیہ طور پر اپنے ہم خیالوں سے مشورہ کرکے ایک خاص جلسہ کے ذریعہ سے جماعت کے بڑے بڑے ارکان کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی۔ یہ کوشش فروری ۱۹۰۹ء میں کی گئی۔ سوال یہ درپیش تھا۔ کہ خلیفہ کی حیثیت کیا ہو۔ اور یہ لوگ اس خیال کو پھیلا رہے تھے۔ کہ صدر انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ اس لئے خلیفہ کی حیثیت محض پریذیڈنٹ کی ہونی چاہیئے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی قوتِ قدسی نے ان کی دال گلنے نہ دی۔ مگر انہوں نے ناکامی دیکھکر بھی اپنی باغیانہ اور گستاخانہ چالوں کو نہ چھوڑا۔

آخر ماہ اکتوبر ۱۹۰۹ء میں خطبہ عید الفطر میں حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے ان کے خیالات کی تردید کی۔ اور ضروری نصائح فرمائیں۔ خطبہ میں سے اقتباس مندرجہ ذیل ہے:-

"اب ضرورت ہے اس جماعت میں اتفاق اتحاد اور وحدت کی۔ اور وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر . . . . اب میں تمہارا خلیفہ ہوں۔ اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ ایسا ہی آدم اور ابوبکر کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی میں نہیں۔ حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرفت کا ایک نکتہ ہے۔ وہ میں تمہیں کھولکر سناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا۔ اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا۔ کہ تم بہیئت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی۔ کہ اسے اپنا خلیفہ مانو۔ اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف ۱۴ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے۔ وہ خدا کا مخالف ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔ واقعی ۱۴ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے۔ اور ان کی کثرت رائے کے فیصلے کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقویٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا۔ اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا ہزار لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا۔ جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دیگا۔ ہرگز نہیں۔

پس تم کان کھولکر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے۔ تو اعقبہم نفاقا فی قلوبہم کے مصداق بنو گے۔ میں نے یہ تمہیں کیوں سنایا۔ اس لئے کہ تم میں سے بعض نافہم ہیں۔ جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ مجھ سے بڑھکر جانتے ہیں۔

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ۔ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ ..... میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا۔ کہ تم آگوں کو دباتے ہو۔ بجھاتے نہیں۔ میں نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے۔ ہم نے آگوں کو دبا کر بھی بجھاتے دیکھا ہے ..... مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو۔ تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو۔ کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنی سمجھا لو گے۔ اگر میں گندہ ہوں۔ تو یوں دعا مانگو۔ کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو اور دعا کرو۔ اور پھر دعا کرو۔ میں فوری گویا تو ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں۔ اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ اس پر رحم کرو۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر پھر پھر کرتا ہوں۔ کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کر دو۔ یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو۔ جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرنا ہے۔ وہ دعا میں خرچ کرو۔ اور اللہ سے اس کا فضل چاہو۔ تمہارے دعاؤں کا اثر مجھ بڈھے پر نہیں ہو گا۔ ادب کو ملحوظ رکھکر ہر ایک کام کو کرو۔ . . . . . .

بعض لوگ کہتے ہیں۔ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔ مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھکر آئے۔ میں تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہوں۔ میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کبھی تمہارے محرروں سے بھی دریافت نہیں کیا۔ کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو۔ . . . . . میں آج ایک اور کام کرنے والا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے مجھے روک دیا ہے۔ اور میں اس کی مصلحتوں پر قربان ہوں۔ . . . . میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا۔ کہ شاید وہ سمجھیں پھر سمجھ جائیں۔ پھر سمجھ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۲)

اس خطبہ کے جو اصل مخاطبین تھے۔ اس موقعہ پر قادیان میں موجود تھے۔ انہیں ایک اعلان شائع کرنا پڑا۔ جو اسی اخبار بدر کے صفحہ ۱۲ پر خطبہ کے بعد درج ہے۔ وہو ہذا۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دارالامان میں حاضر ہوئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بعض لوگوں نے لمبے خطوط لکھکر بھیجے ہیں۔ جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان خطوط کو پڑھکر ہمیں بہت رنج ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال میں ضرور رنج ہوا ہو گا۔ ہم اپنے بھائیوں پر بھی کوئی بدظنی نہیں کرتے۔ ہم نے ان کے لئے دعا بھی کی ہے۔ اور ان کی خدمت میں ہم یہی عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی ہمارے متعلق حسن ظنی (اس کا حکم قرآن و حدیث میں بڑی تاکید سے ہے) کام لیا کریں۔ ہم اپنے دل پھاڑ کر کسی کو نہیں دکھا سکتے۔ لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی۔ وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہیں۔ بلکہ شرح صدر سے کی۔ اور ہم اس وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اس سلسلہ میں وحدت قہری کوئی نہیں بلکہ وحدت ارادی ہے۔ اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے۔ آئندہ کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اس عہد پر قائم رکھے۔ جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تھی۔ انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے

والسلام۔ خاکسار ان رحمت اللہ بقلم خود۔ مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۹ء۔ اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے۔ اور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والسلام ۔ خاکسار محمد علی از قادیان ۔

حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تو اس موقعہ پر قادیان میں موجود تھے۔ اور مجلس معتمدین کے ممبر۔ بلکہ غالباً پریذیڈنٹ تھے۔ مگر آپ کے اس اعلان پر دستخط نہیں ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کے ہیں۔ آخر اس فرق کی کیا وجہ ہے۔ باقی رہا اعلان کا مضمون اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا خطبہ عید الفطر ہی کافی سے زیادہ روشنی ڈال رہا ہے۔ اس اعلان کے باوجود بھی وہ اپنی ریشہ دوانیوں سے باز نہیں آئے اور اپنے گستاخانہ رویہ کو نہیں چھوڑا۔ آخر جون ۱۹۱۲ء میں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر کی۔ اور اس میں ان کے خیالات کی ان الفاظ میں تردید کی۔ جو بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ تا ۵ میں درج ہے۔

"جیسا میں نے ابھی کہا ہے۔ یہ رفض کا شعبہ ہے۔ جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے۔ کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ خلیفہ کرنا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھانا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ کتابوں کا عشق ہے۔ اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی۔ جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں۔ جیسے رافضی ہیں۔ جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں۔ ..... اس رقعہ کو دیکھکر سمجھتا ہوں۔ کہ خلافت کیسری کی دوکان کا سودا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیرے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہو گا۔ جس کو خدا چاہیگا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے۔ کہ معزول کرے۔

اگر تم زیادہ زور دو گے۔ تو یاد رکھو۔ میرے پاس ایسے خالدبن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے ..... تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو میرے پیچھے آئیگا۔ اللہ تعالیٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کریگا۔"

ایسا ہی ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۰ء بعد نماز مغرب انجمنوں کے کارکنوں کو نصائح فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے ابھی کہا ہے۔ کہ اگر حفیظہ کو امام بنا لیتے۔ تو اس کی بھی مرزا صاحب جیسی فرمانبرداری کرتا۔ پس تم مشکلات سے مت ڈرو۔ مشکلات ہر جگہ آتی ہیں۔ میرے اوپر بھی آئیں۔ اور بڑی غلطی یا شوخی یا بے ادبی بعض آدمیوں سے ہوئی۔ اب ہم نے درگذر کر دیا ہے۔ مگر انہوں نے حق نہیں سمجھا۔ کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے۔" (بدر ۱۲ر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ کالم ۲)

(بدر ۲۶ر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ و ۱) ۲۲ر جنوری ۱۹۱۱ء رات بڑے آرام سے گذری۔ بخار نہ رات کو تھا نہ دن کو ہوا۔ آج ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی رخصت کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے چند کلمات فرمائے۔ جو کہ ڈاکٹر صاحب نے خود لکھکر مجھے دیئے ہیں۔ تاکہ فائدہ عام کے لئے درج اخبار کر دیئے جائیں ..... آج قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا۔ تو میں نے پوچھا۔ حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔ آپ نے بجواب فرمایا۔ کہ میرا دل یہی چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے ..... مجھے شوق یہ ہے۔ کہ میری جماعت میں تفرقہ نہ ہو۔ دنیا کوئی چیز نہیں۔ میں بہت راضی ہوں گا۔ اگر تم میں اتفاق ہو ..... خبردار جھگڑا نہ کرنا۔ تفرقہ نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیگا۔ اور اس میں تمہاری عزت اور طاقت باقی رہیگی ..... خبردار جھگڑا نہ کرنا۔ تفرقہ نہ کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیگا۔ اور اس میں تمہاری عزت اور طاقت باقی رہیگی نہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہیگا۔ الخ

(خاکسار مرزا یعقوب بیگ ۲۲ر جنوری ۱۹۱۱ء)

(الحکم ۲۱ر جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۴-۵) "میں اس مسجد میں قرآن ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں اور نہ تھی۔ اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں۔ اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں۔ کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔ تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دیدیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو غلطی میں ڈالا۔ اور کہا۔ کہ یہ ہمارا روپیہ ہے۔ اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپے کو دینا بند کر دیا۔ کہ میں دیکھوں۔ یہ کیا کر سکتے ہیں۔ ایسا کہنے والے نے غلطی کی نہیں بے ادبی کی۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ توبہ کر لے۔ اب بھی توبہ کر لیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کریں گے۔ تو ان کے لئے اچھا نہیں ہو گا ..... تم اب اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسن ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو۔ کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں ..... پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے۔ اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہو گا۔ تو وہ مجھے موت دیدیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کرو۔ تم معزول کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گذار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے۔ کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دکھ دیتا ہے۔ کہ جو کسی نے کہا۔ کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے۔ دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ ٹرکی میں پارلیمنٹ چل گیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ وہ بھی توبہ کرے۔ جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے"

ان تحریروں میں تقریباً ان لیڈروں کے نام بھی آ گئے ہیں۔ جنہوں نے گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دو دفعہ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں متواتر گستاخانہ حرکات کے مرتکب ہوتے رہے۔ اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا تحریرات کافی ہیں۔ اور اگر کوئی زیادہ اطمینان چاہتا ہے۔ تو وہ ۱۹۰۵ء سے ۱۹۱۴ء تک کے اخبار الحکم اور بدر کا مطالعہ کرے خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الطاف و اکرام اور انعامات کے طفیل یہ لوگ صدر انجمن کی مجلس معتمدین کے اعلیٰ عہدہ دار مقرر ہوئے۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو سفید و سیاہ کے مالک سمجھنے لگے۔ اور بموجب فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہو گی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرتِ مال کو دیکھکر ٹھوکر نہ کھائیں۔ الوصیت شرط ۲۔) کثرتِ مال کو دیکھکر ٹھوکر کھائی۔ اور دہان طمع بھر آیا۔ اور مال و جائداد پر قبضہ جمانے کی خاطر خلیفۂ وقت کی خلافت پر ہاتھ صاف کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اور چھ سال تک متواتر جدو جہد میں مصروف رہے۔ مگر جیسا کہ مندرجہ بالا تحریرات سے ظاہر ہے۔ ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ مگر وہ بھی اپنی گستاخانہ ضد کے پکے اپنے اس مسموم ارادہ سے باز نہیں آئے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری ایام میں خلافت کو مٹانے کے لئے ایسی زبردست جدو جہد کی۔ کہ تمام جماعت میں ایک عظیم الشان زلزلہ پیدا ہو گیا۔ اور اس نے سلسلہ کی بنیادوں تک کو ہلا دیا۔ یہ ایک دردناک اور طویل قصہ ہے۔ اور یہ مضمون اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ جو اس تفصیل کو دیکھنا چاہے۔ وہ مارچ ۱۹۱۴ء کے بعد کے اخبارات الفضل الحکم فاروق پیغام صلح کا مطالعہ کرے۔ خلاصہ یہ کہ خلافت ثانیہ کے قیام میں روک پیدا کرنے کے لئے انہوں نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا۔ اور اپنا خون اور پسینہ ایک کر دیا۔ مگر منشاء ایزدی کے سامنے ان کی ایک نہ چلی۔ خدا تعالیٰ نے اس اولوالعزم کو کھڑا کیا۔ جس کے پیدا ہونے سے بھی کئی سال پہلے سبز اشتہاروں کے ذریعہ سے دنیا میں اس کی شہرت کی گئی تھی۔ اور پے در پے اشتہارات کے ذریعہ سے معترضوں کے شکوک و شبہات کو دور کیا گیا تھا۔ اور اسے مصلح موعود قرار دیا گیا تھا۔ اور اس کے نزول کو کان اللہ نزل من السماء کہکر پکارا گیا تھا۔

آخر کار وہ اپنی ہر ایک کوشش اور سعی میں ایسے ناکام ہوئے۔ کہ مایوس ہو کر انہوں نے قادیان کی رہائش کو چھوڑ دیا۔ یہاں آنا جانا چھوڑ دیا۔ لاہور میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھ گئے۔ اور ابھی تک اپنی اسی مجہولانہ ضد پر قائم ہیں۔ اور گستاخی کو اپنی انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ ان لوگوں کے انہی افعال کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۲۶ رمئی ۱۹۰۵ء کو یہ وحی نازل ہوئی تھی۔ شر الذین انعمت علیہم۔ یعنی جن لوگوں پر تو نے انعام کیا۔ ان کی شرارت اس انتہائی شرارت کے نتیجہ میں ان کے وہ عہدے گئے۔ اعتماد گیا۔ سلسلہ کی جائداد ہاتھ سے گئی۔ سلسلہ کا مرکز چھوڑنا پڑا۔ سلسلہ کے عقائد چھوڑنے پڑے۔ بڑے سے چھوٹے ہو گئے۔ نہ گئی تو ایک وہ گستاخی نہ گئی۔ جو ع

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

کی صداقت کا نشان ہے ؎

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ایسا سچا ہے۔ ایسا سچا ہے۔ کہ اس الہام کے مصداق محض اسی الہام کی صداقت کے اظہار کے لئے ساری دنیا میں شہرت پا گئے ہیں۔ اور کوئی اہل دانش ان کے وجود کو دیکھکر اس الہام کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ مگر وہی جو مردودِ ازلی ہو۔

(باقی آئندہ)

دیانندی مشن

اندر مہاراج کی عدالت میں انیسویں صدی کے سادھو بابا کے مقدمہ کا فیصلہ

آج تیسری پیشی اور فیصلہ کا دن تھا۔ اسلئے ہزاروں نر ناری اس عجیب و غریب فیصلہ کے سننے کے لئے سورگ لوک برہم لوک اور اندر لوک سے آ گئے۔ عدالت کی تمام گیلریاں نو بجے سے پہلے ہی بھر چکی تھیں۔ سینکڑوں آدمی جگہ نہ ملنے کے باعث ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ آج پولیس کا خاص طور پر زیادہ انتظام تھا۔ سینکڑوں پولیس مین باوردی چکر لگا رہے تھے۔ اگر ایک طرف گھوڑ سوار پولیس پھر رہی تھی۔ تو دوسری طرف ڈنڈا پولیس اپنی نوکری میں مستعد تھی۔ کارخاص والے بھی سینکڑوں تھے ؎

اندر مہاراج کی آمد

ٹھیک دس بجے کے قریب پولیس کی ایک مسلح ٹکارد سادھو بابا کو عدالت میں لائی۔ اور جنگلہ میں لا کر کھڑا کر دیا۔ اس سادھو بابا کو آئے زیادہ دیر نہیں گذری تھی۔ کہ سورگ لوک سے اندر جی مہاراج مع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشی گن کے تشریف لے آئے۔ اور عدالت کی کرسی پر بیٹھکر یم راج سے یوں مخاطب ہوئے۔

اندر مہاراج :۔ آج چونکہ میں نے فیصلہ کر دینا ہے۔ اس لئے اگر تم نے اس مقدمہ کے متعلق کچھ اور کہنا ہے تو کہو۔

یم راج :۔ ہاتھ جوڑکر مہاراج ملزم چونکہ عادی مجرم ہے۔ اس لئے اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے پرتھوی پر کسی کو اس طرح کی جرأت نہ ہو۔ اور دوسرے اس کو معاف کرنا اس کے مذہب کے خلاف کرنا ہے۔ حالانکہ حضور نے یہ قانون بنایا ہے کہ میں کسی کے مذہب میں دخل نہیں دوں گا۔ کیونکہ اس نے خود اپنی ایک کتاب ستیارتھ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ آپ دیوے بھگتوں کے ابرادھ کشما نہیں کیا کرتے" اگر شریمان نے ان کو معاف کر دیا۔ تو یہ مذہب میں بے جا دخل ہوگا۔ یم راج یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ چاروں طرف سے آوازیں آنی شروع ہوگئیں کہ مہاراج ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ ضرور اس کو سزا ملنی چاہیئے۔

سوال عدالت :۔ اس کے بعد اندر جی مہاراج ملزم سے یوں مخاطب ہوئے :۔

تم نے گھر سے زیور چوری کئے۔

جواب ملزم :۔ جی حضور۔ لیکن مجھے اس وقت یہ علم نہیں تھا۔ کہ چوری بھی بُری ہوتی ہے۔

سوال عدالت :۔ تمہاری گرفتاری کا جب اشتہار دیا گیا۔ اور تم کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ تو تم دھوکا دیکر پولیس کی نگرانی سے فرار ہوگئے تھے۔

جواب ملزم :۔ جی حضور۔

سوال عدالت :۔ کیا تم باوجود برہمچاری ہونیکے کشتہ سیاہ ابرک اور پارہ کی کوئی بنایا کرتے تھے۔

جواب ملزم :۔ جی حضور۔

سوال عدالت :۔ کیا تم باوجود سنیاسی ہونے کے بنگلوں میں رہا کرتے۔ ریشمی کپڑے پہنا کرتے اور اعلےٰ درجہ کے کھانے وغیرہ کھایا کرتے تھے؟

جواب ملزم :۔ جی حضور۔

سوال عدالت :۔ واقعات اور قرائن سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے۔ کہ ستیارتھ کے آخری چاروں باب تمہارے لکھے ہوئے ہیں۔ اگر تم اس کے مصنف نہ ہوتے تو ضروری تھا۔ کہ کم از کم ایک ہی گواہ تم اپنی تائید میں پیش کرتے۔ لیکن باوجود کوشش کے ایک گواہ بھی ایسا ہرگز نہیں گذرا جس نے کہا ہو۔ کہ واقعی آن چاروں بابوں کا مصنف نہیں ہے۔ استغاثہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ تم نے یہ فعل دیدہ و دانستہ کئے ہیں۔ اس لئے میں تم کو مجرم جان کر ان دفعات کے ماتحت سزا دیتا ہوں۔

اندر جی مہاراج حکم سنانے ہی کو تھے کہ یم راج نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ مہاراج ملزم ہندو ہے۔ اس لئے اس کو ہندو لاء کے ماتحت سزا ملنی چاہیئے۔

اندر جی :۔ اچھا لاؤ منوسمرتی۔ اس کے بعد یم راج نے منوسمرتی لاکر اور اس کے بارھویں باب کو کھول کر عدالت کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ مہاراج اس میں جو سزائیں دی گئی ہیں۔ ہندو دھرم کے مطابق اس کو وہی ڈنڈ ملنا چاہیئے۔ لیکن بعض جرائم کے متعلق منوجی مہاراج نے ذکر نہیں کیا۔ اس کے متعلق عدالت کو اختیار ہے۔ کہ جو سزا چاہے ملزم کے لئے تجویز کر دے۔

اندر جی :۔ سادھو یا تم نے اپنے جرائم کا اقرار کر لیا ہے۔ اب ہر ایک کی سزا علیحدہ علیحدہ سنو۔ سب سے پہلے چوری کی سزا دی جاتی ہے :۔

چوری کرنیوالا برہمن اور اس کی سزا

مکڑی۔ سانپ۔ گرگٹ۔ جل میں رہنے والے جانور تنتھا مارنے والے پشاچوں کے جنم میں ہزاروں بار جاتا ہے" (منو)

تم کو پہلے مکڑی بننا پڑیگا۔ اور ہزاروں برس تم مکڑی کا ہی جنم دھارن کیا کروگے۔ اور اس سے تمہارا گذارہ صرف مکھیوں پر ہی ہوگا۔ پھر تم آریہ سماج مندر میں آپنا جالا تنوگی۔ آریہ سماجی سالانہ جلسہ کے لئے جب سماج کی صفائی کرینگے۔ تو تمہارے گھر کو گرا دینگے۔ اور تم کو مار دینگے۔

سانپ کا جنم

پھر اس کے بعد تم کو سانپ بن کر اپنا گذارہ مٹی اور مینڈک وغیرہ پر کرنا ہوگا۔ اور ہزاروں برس اس طرح گذر جائیں گے۔ آخر تم ایک صبح کے وقت ایک زمیندار کے کھیت میں بانبی سے باہر نکل کر بیٹھے ہوگے۔ کہ وہ اپنی لاٹھی سے تمہارا سر کچل دیگا۔

گرگٹ کا جنم

پھر اس کے بعد گرگٹ بنوگے۔ اور ہزار دل برس تک گرگٹ کا ہی جنم دھارن کرتے رہوگے۔ یہاں تک کہ محرم میں کوئی مسلمان تم کو مار دیگا۔ اور پھر اس کے بعد تم مچھلی۔ مینڈک وغیرہ کا جنم دھارن کر کے چوری کی سزا بھگتو گے۔

بھنگ وغیرہ نشہ چیزوں کی سزا

تم نے چونکہ بھنگ بھی پی ہے اور یہ ایک نشے والی چیز ہے۔ اس لئے اس کی سزا بھی منوجی نے جو دی ہے۔ اس کو تمہارے لئے تجویز کرتا ہوں۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ پتنگ۔ میلا کھانیوالے جانور۔ ہنسا کرنے والے آدمی۔

یعنی نشہ چیزوں کی سزا میں ہزاروں برس تک تم کو ان کا جنم دھارن کرنا پڑے گا۔ اور اپنے کئے ہوئے اپرادھوں کی سزا بھگتو گے۔

یہ ان جرائم کی سزا ہے کہ جن کو دھرم شاستر نے بیان کیا ہے۔ لیکن بعض جرائم تم نے ایسے کئے ہیں۔ کہ جن کا دھرم شاستر میں کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے ان جرائم کی سزا عدالت اپنے قانون کے مطابق دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برہمچاری ہو کر کشتہ وغیرہ کا استعمال

تم نے باوجود برہمچاری ہونے کے کشتہ وغیرہ طاقتور چیزوں کا استعمال کیا ہے۔ جو کہ ایک برہمچاری کے لئے جائز نہیں۔ اس لئے اس جرم کی سزا میں تم کو ایک سو برس تک ان جنموں کے بعد نرک میں رہنا پڑے گا۔

ننگلہ میں ٹھیرنے اور فاخرہ لباس پہننے کی سزا

تم چونکہ سنیاسی تھے۔ اور تمہارا دھرم تھا۔ کہ تم جنگلوں میں نواس کرتے نہ بنگلوں میں۔ اور لنگوٹ بند رہتے۔ نہ کہ ریشمی دھوتی اور بانا تی برانڈی اور اونی دُھسّہ وغیرہ پہنتے۔ اسلئے اس کی سزا میں ایک صدی اور نرک میں رہنا پڑیگا۔

دھوکا دہی کی سزا

تم نے چونکہ سرکاری سپاہیوں کے ساتھ دھوکا کیا۔ اور ان کی حفاظت سے چوری بھاگ گئے۔ اس لئے اس کی بھی سزا میں پچاس سال تجویز کرتا ہوں۔

باپ سے جھوٹ بولنا

جب تم کو سپاہیوں سے گرفتار کرایا تھا۔ اس وقت تم نے اپنے پتا سے بہت جھوٹ بولا۔ کہ مجھے بہکا کر کوئی لے آیا۔ میں تو گھر واپس آنے کو ہی تھا۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ جس کی سزا تمہیں سو سال نرک میں گذارو گے۔

دفعہ ۱۵۳ الف کا مرتکب

دلائل سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ تم نے ستیارتھ کے پچھلے چار باب لکھکر میری پرجا جو کہ آکس میں پراچین کمال سے محبت اور پریم سے چلی آرہی تھی۔ ایک وِدیش کی اگنی پیدا کر دی ہے۔ اور جہاں وہ ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھتے تھے۔ آج وہ تمہاری وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ نیز تم نے میری پرجا کے مختلف ہادیوں کی ہتک کر کے دفعہ ۱۵۳ الف کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے اس کی سات سو سال سخت سزا تم کو دی جاتی ہے۔ یہ ساری سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہونگی۔ اور ان سزاؤں کے بھگتنے کے بعد آفیسر نرک کو چاہیئے۔ کہ وہ تمہاری نیک چلنی کی رپورٹ کرے۔ اگر وہ سفارش کریگا۔ کہ تم بھلے مانس اور نیک چلن رہے ہو۔ تو پھر تم کو نرک سے نکال کر پرتھوی پر تین سال کے لئے گائے کا جنم دیا جائے گا۔ جس کو گوراہ رحمنے کے کام لانے پر دوسرا جنم ایک دفعہ اندھے منش کا دیا جائیگا تاکہ تمہاری اصلاح ہو جائے۔

باقی دوسرے مجرم کا مقدمہ تعطیلات گرما کے بعد پیش ہو۔ کیونکہ اب گرمیوں کی وجہ سے ہماری عدالت بند ہو گی +

یم راج :۔ حضور دو ماہ کا ریمانڈر تھوڑا ہے۔ کچھ اور مہلت دی جائے۔ آپ نے فرمایا اچھا تین ماہ کے بعد ملزم کو پیش کرو۔ یہ حکم دیکر اندرجی مہاراج رشیوں کے ساتھ جب سورگ لوک جانے لگے۔ تو سادھو بابا نے بڑے زور سے رونا پیٹنا چیخنا چلانا شروع کیا۔ جس سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں حیران تھا۔ کہ میں نے یہ کیا ماجرا دیکھا۔ اسی فکر میں تھا۔ کہ آپ مل گئے۔ اور میں نے اپنا مفصل خواب آپ کو سنا دیا ہے۔

دیانندی پریم! یہ وہ خواب ہے۔ جو کہ سناتن دھرمی بھائی نے مجھے بتایا۔ اور غالباً یہ تعبیر اس مرتد مسلمان کی خواب کی ہے۔ جو آریہ مسافر اکتوبر ۳۳ء کے پرچہ میں آپ نے شائع کیا ہے۔ خود پڑھکر اس کو پہنچا دیں۔ کیونکہ میں نے محض اس لئے اس کو اخبار میں شائع کیا ہے۔ کہ بیچارے خواب بین کو اپنے خواب کی تعبیر میں متفکر نہ رہنا پڑے۔

تمہارے خواب کی دوسری تعبیر

تم نے جو آریہ مسافر میں کسی حقیقی آریہ کا خواب مسلمان کی طرف منسوب کر کے جھوٹ بولا ہے۔ کہ یہ ایک مسلمان کا خواب ہے۔ اور تعبیر پوچھی ہے۔ اس لئے اس کی تعبیر اسلامی کتب کی رُو سے بھی بتانی ضروری ہے۔ اور پورانی تعبیر تو دیانندی نقطہ نظر سے ہے۔ اور اسلامی تعبیر اس کی یہ ہے۔ ہماری اسلامی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی فاسق فاجر بے حیا۔ کسی بزرگ کو ایسے حالات میں دیکھے۔ جو کہ ناپسندیدہ ہوں۔ تو وہ اس بزرگ کی حالت نہیں ہوتی۔ کیونکہ بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تو آئینہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک آدمی جو ان کو دیکھتا ہے۔ اس میں اس کو اپنی شکل ہی نظر آتی ہے۔ پس جس شیطان مرتد نے یہ خواب دیکھا ہے۔ اس کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کو خواب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ تیرا خدا کے ساتھ تعلق نہیں۔ بلکہ شیطان کے ساتھ ہے +

پریم سے گذارش

اودیانندی چمن کے نونہال + ذرا گوش ہوش سے سن! اگر تم نے یہی رویہ اختیار کر رکھا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینے سے نہیں رُکے تو یاد رکھو ہمارے منہ میں بھی زبان اور ہاتھ میں قلم ہے تمہارے اچاریہ اور اس کی تعلیم کے ایسے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دینگے۔ کہ جس کو دیانند سماج کبھی فراموش نہیں کریگی۔ پس اپنی زبان کو لگام دو۔ اور ایسی بے حیائی اور زباندرازی سے باز آؤ۔ تمہارے اعتراض کرنے سے ہم نہیں گھبراتے۔ خوب کرو۔ لیکن دیانندی شرافت سے نہیں۔ بلکہ انسانی شرافت کے ماتحت۔ امید ہے کہ یہ چند الفاظ تمہارے ایڈیشن کے لئے کافی ہونگے۔

ورنہ یار زندہ صحبت باقی۔

(دھاشہ محمد عمر مولوی فاضل)

فاروق :۔ لالہ چرنجی لال پریم منہ پھٹ ایڈیٹر رسالہ آریہ مسافر لاہور نے جو اکتوبر ۳۳ء کے پرچہ میں "ایک مسلمان کا خواب" لکھکر اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شیطان کا فرستادہ بتایا ہے۔ جس کو خدا کے دربار میں پیش کیا ہے۔ اگر یہ شیطانی خواب پریم لکھکر ہمارے مقتدا اور پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین نہ کرتا۔ تو کسی احمدی کو ضرورت نہ تھی۔ کہ وہ سناتنی بھائی سے خواب سنکر پریم کو پہنچاتا۔ امید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آئندہ پریم کبھی ایسی ناشائستہ اور بے ہودہ حرکت نہ کرے گا۔ اور خواب کے جواب میں خواب کو سن کر خاموش ہو کر بیٹھ جائے گا۔ ورنہ قلم ہمارے ہاتھ میں بھی ہے۔

پایوریا کا حکمی اور طبّی علاج

خوبصورت دانت اور تندرست دانت

اچھا ہاضمہ اور مضبوط جسم پیدا کرتے ہیں۔ جن احباب کو دانتوں سے خون جاتا ہو۔ کیڑا لگ رہا ہو۔ درد ہوتا ہو۔ مسوڑے خراب اور پھولتے ہوں۔ ڈاڑھوں اور دانتوں میں ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ دانتوں کے درمیان سے بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہو۔ جو صحت کے لئے سخت مضر ہے۔ وہ میری تیار کردہ ڈنٹل کریم اور ڈنٹل لوشن نمبر ۱ اور لوشن نمبر ۲ استعمال کریں۔ یہ تمام اشیاء ایک بکس کی صورت میں احباب کو روانہ کی جاتی ہیں۔ جس میں ایک قسم کی کریم اور دو قسم کے لوشن ہونگے۔ ڈنٹل کریم اور لوشن خاص طور پر کیمیاوی طرز پر تیار کر کے روانہ کئے جاتے ہیں۔ کریم دانتوں کی بناوٹ اور میل کو کاٹنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور لوشن نمبر ۱ اور نمبر ۲ ان جراثیم کو ہلاک کرتے ہیں جو خون اور پیپ گندہ مسوڑوں میں پیدا کرتے رہتے ہیں بہت دوست دور دور کے علاقہ جات سے منگوا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس موذی مرض کے دفعیہ کے لئے میں چند عملی ہدایات بھی ساتھ ہی بکس کے ہمراہ بھیج دیتا ہوں۔ جو احباب مشورہ طلب فرمانا چاہیں۔ ان کو بالکل مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔ مشورے کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے پایوریا بکس کی قیمت ۸/- ارکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک دوست فائدہ اٹھا سکے۔

خاکسار فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی پنجاب

انجمن احمدیہ جالندھر چھاؤنی

حبّ اٹھرا (اگو دبھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبّ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبّ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حبّ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ہے۔ بچہ کو طاقتور بناتی حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے قیمت فی تولہ ۱۴ عدد۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

دولتمند ہونیکا آسان طریقہ

انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی ڈیڑھ سو دستکاریاں جو بغیر مشینوں کے چل سکتی ہیں۔ ان کو سکھانیکے لئے محبانِ وطن کی کوشش سے کالج جاری ہو گیا ہے اور فی الحال صرف پچاس لڑکوں کے داخلہ کا انتظام ہے۔ کورس چھ ماہ کا جس کو سیکھنے کے بعد سرمایہ بھی دیا جائیگا یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ۔ تفصیلات کے واسطے پانچ پیسہ کا ٹکٹ روانہ کرو۔ پرنسپل انڈسٹریز کالج ہلیماراں دہلی

وصیت ۳۹۵۰

منکہ محمد خاں ولد خوشی محمد قوم جٹ ورڈائچہ عمر ۶۰ سال ساکن دھیر کے کلاں ڈاک خانہ کٹھالہ تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۴/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

کہ میری جائیداد غیر منقولہ چودہ بیگہ اراضی مزروعہ ہے۔ جس کی بازاری قیمت فی بیگہ ڈیڑھ سو کے حساب سے ۲۱۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ سکنی مکان کی قیمت ۲۰۰ دو سو روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں تمام ادا نہ کر سکا۔ تو میرے وارث ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میری وفات کے بعد نکلے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ موجودہ وصیت میں میری جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ۲۳۰ روپیہ ہے۔

العبد:۔ محمد خاں ولد خوشی محمد مذکور سکنہ دھیر کے کلاں۔

گواہ شد:۔ حافظ غلام محمد سکنہ دھیر کے کلاں بقلم خود۔

گواہ شد:۔ بقلم محمد یوسف احمدی سکنہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات

گواہ شد:۔ بقلم خود رحمت خاں سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دھیر کے کلاں۔

وصیت ۴۰۳۸

منکہ سید دوست محمد ولد سید دین محمد صاحب قوم افغان سید پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۶/۹/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد مبلغ چار صد روپیہ نقد ہے۔ جو کہ ایک دوکان میں بطور رہن دیا ہوا ہے۔ اور میری ماہوار آمد مبلغ دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

گواہ شد:۔ محمد شہزادہ خاں مولوی فاضل قادیان۔

العبد:۔ سید دوست محمد خاں قادیان بقلم خود ملازم دفتر محاسب

(اخبار فاروق قادیان سے شائع کیا)

(پتہ دارالاسلام کریمی قادیان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنے کے لئے)

(پتہ دارالامان منزل قادیان سے شائع کیا)